حضور اکرم ﷺ کا نسب، ولادت، بچپن، جوانی اور قبل از نبوت زندگی

حضور اکرم ﷺ کے نسب، ولادت اور قبل از نبوت زندگی کے اہم واقعات کیا تھے، اور ان کی تربیتی اہمیت کیا ہے؟

1147	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. سیرت کے تربیتی مطالعے کا مقصد اور شرفِ نسب کی حدیث

نبی کریم ﷺ کے نسب، ولادت اور بعثت سے پہلے کی زندگی کا مطالعہ محض سوانحی تفصیل جمع کرنے کی کوشش نہیں، بلکہ اس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کو ابتدا ہی سے ایک خاص تربیتی راستے پر گامزن رکھا۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنے شرفِ نسب کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا (صحیح مسلم، کتاب الفضائل)۔ یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نبوت کے لیے انتخاب محض اتفاقی امر نہیں تھا بلکہ ایک تدریجی اور بامعنی انتخاب کا نتیجہ تھا۔

2. خاندانی نسب اور بنی ہاشم سے تعلق

رسول اللہ ﷺ قریش کے معزز خاندان بنی ہاشم سے تعلق رکھتے تھے، جو مکہ کے قبائل میں خاص عزت و احترام کا حامل تھا۔ آپ کا نسب عدنان کے ذریعے حضرت اسماعیلؑ تک پہنچایا جاتا ہے، جبکہ اس سے اوپر کی تفصیلات میں سیرت نگار عموماً احتیاط برتتے ہیں کیونکہ اس حصے کی روایات اتنی مستند نہیں۔ خاندانی شرافت نے بلاشبہ آپ ﷺ کی دعوت کو ایک اخلاقی وزن اور معاشرتی قبولیت عطا کی، تاہم قرآن مجید نے بار بار یہ واضح کیا کہ اصل فضیلت نسب یا خاندان کی بنیاد پر نہیں بلکہ تقویٰ اور عمل کی بنیاد پر متعین ہوتی ہے، تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ نبوت کا تعلق محض دنیاوی اعزاز سے تھا۔

3. ولادتِ نبوی اور یتیمی کے ابتدائی صدمات

آپ ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے قریب ہوئی، یعنی اس سال کے آس پاس جب ابرہہ نے کعبہ پر حملے کی کوشش کی تھی، اگرچہ ولادت کی صحیح تاریخ کے بارے میں اہلِ سیر کے مابین کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا، جس کے باعث آپ کی زندگی کا آغاز ہی یتیمی کی آزمائش سے ہوا۔ اس کے بعد چھ برس کی عمر میں والدہ آمنہ کا انتقال ہوا، اور تقریباً آٹھ برس کی عمر میں دادا عبدالمطلب بھی رخصت ہو گئے۔ ان پے در پے صدموں نے کم عمری ہی میں آپ ﷺ کے اندر صبر، خود انحصاری اور یتیموں کے دکھ کا گہرا احساس پیدا کر دیا جو بعد کی زندگی میں آپ کی رحم دلی اور کمزوروں کی خبر گیری کی بنیاد بنا۔

4. رضاعت اور صحرائی زندگی کا اثر

عرب روایت کے مطابق آپ ﷺ نے بنو سعد قبیلے میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں رضاعت پائی، جو اس دور کے مکی رواج کے عین مطابق تھا، کیونکہ مکہ کے معزز خاندان اپنے بچوں کو صحرا میں پرورش کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ صحرا کی پاکیزہ فضا، فصیح و بلیغ زبان اور سادہ زندگی نے آپ ﷺ کی جسمانی نشوونما اور لسانی تربیت دونوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آپ ﷺ کی گفتگو کی فصاحت پورے عرب میں مثالی سمجھی جاتی تھی۔ اس رضاعی تعلق کے ساتھ آپ ﷺ نے تمام عمر وفا اور حسنِ سلوک کا معیار برقرار رکھا، اور کئی مواقع پر اپنے رضاعی رشتہ داروں کے ساتھ خصوصی شفقت کا اظہار فرمایا۔

5. چچا ابوطالب کی کفالت اور تحفظ

دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کی کفالت کی ذمہ داری چچا ابوطالب نے سنبھالی، جنہوں نے محبت اور خلوص سے یہ ذمہ داری نبھائی۔ اگرچہ ابوطالب کے پاس معاشی فراخی نہیں تھی، تاہم آپ ﷺ کو مکمل خاندانی تحفظ حاصل رہا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ابوطالب نے بعد کی زندگی میں، ایمان قبول نہ کرنے کے باوجود، قریش کی سخت مخالفت کے مقابلے میں اپنے بھتیجے کو قبائلی حمایت اور تحفظ فراہم کیا، جو نبوی دعوت کے ابتدائی اور نازک ترین دور میں نہایت اہم ثابت ہوا۔

6. بکریاں چرانا، تجارت اور القابِ صادق و امین

جوانی کی طرف بڑھتے ہوئے آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں، جس سے صبر اور نگہداشت جیسی صفات پروان چڑھیں، اور محنت کی عزت کو عملی طور پر ثابت کیا۔ بعد ازاں تجارتی سفروں میں شرکت سے آپ نے معاملہ فہمی اور انسانی مزاج کی گہری سمجھ حاصل کی۔ اپنی دیانت داری، وعدے کی پاسداری اور پاکیزہ کردار کی بنا پر اہلِ مکہ آپ کو الصادق یعنی سچا اور الامین یعنی امانت دار جیسے القاب سے یاد کرتے تھے، اور یہ شہرت محض اتفاق نہیں بلکہ برسوں کے مسلسل اور بے داغ طرزِ عمل کا نتیجہ تھی۔

7. حلف الفضول کا معاہدہ اور اس کی اہمیت

اسی دور میں حلف الفضول نامی ایک معاہدہ مکہ میں طے پایا، جس کا مقصد مظلوم کو اس کا حق دلانا اور طاقتور قبائل کی زیادتیوں کو روکنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس معاہدے میں بھرپور شرکت کی اور بعد از نبوت بھی اسے قدر کی نگاہ سے یاد فرمایا، بلکہ فرمایا کہ اگر آج بھی مجھے اس جیسے معاہدے کی طرف بلایا جائے تو میں ضرور شریک ہوں۔ یہ واقعہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسلام خیر اور عدل کے لیے کی جانے والی ہر جائز اجتماعی کوشش کو تسلیم کرتا ہے، چاہے وہ نبوت سے پہلے ہی کیوں نہ انجام دی گئی ہو۔

8. حضرت خدیجہؓ سے نکاح کا پس منظر

تجارتی معاملات میں آپ ﷺ کی دیانت سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو اپنا تجارتی سامان لے کر شام جانے کی دعوت دی، اور بعد میں خود نکاح کی پیش کش کی۔ یہ نکاح محبت، اعتماد، وفاداری اور باہمی احترام کا ایک مثالی رشتہ ثابت ہوا، اور دونوں کے درمیان جو گہرا تعلق قائم ہوا وہ زندگی بھر برقرار رہا۔ آغازِ وحی کے نہایت نازک اور اضطراب انگیز مرحلے میں حضرت خدیجہؓ ہی سب سے پہلے تھیں جنہوں نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی، جو اس رشتے کی روحانی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

9. حجرِ اسود کے تنازعے کا حکیمانہ حل

نبوت سے کچھ عرصہ پہلے، جب قریش نے کعبہ کی تعمیرِ نو کی تو حجرِ اسود کو اس کی جگہ نصب کرنے پر مختلف قبائل کے درمیان شدید نزاع پیدا ہو گیا اور بات تلوار اٹھانے تک جا پہنچی۔ اس نازک موقع پر آپ ﷺ نے ایک نہایت حکیمانہ حل پیش کیا: حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھوا کر تمام قبائل کے سرداروں کو چادر کے کونے تھامنے کی دعوت دی، تاکہ سب مل کر اسے اٹھائیں اور پھر آپ نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے اس کی جگہ رکھ دیا۔ اس فیصلے نے آپ کی غیر معمولی حکمت، غیر جانب داری اور نزاعات حل کرنے کی صلاحیت کو پوری طرح آشکار کر دیا، اور یہی وہ اوصاف تھے جو بعد میں دعوت و قیادت کے میدان میں کہیں زیادہ نمایاں انداز میں ظاہر ہوئے۔

10. قبل از نبوت زندگی کا مجموعی تربیتی سبق

یہ تمام واقعات یتیمی سے لے کر حجرِ اسود کے فیصلے تک، ایک ہی تربیتی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ یتیمی نے کمزور انسان کے دکھ سے واقفیت بخشی، رضاعت و صحرائی زندگی نے جسمانی و لسانی مضبوطی دی، بکریاں چرانے اور تجارت نے صبر اور معاملہ فہمی سکھائی، حلف الفضول نے عدل کی اجتماعی اہمیت واضح کی، اور حجرِ اسود کے فیصلے نے حکمت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ یوں قبل از نبوت زندگی کا ہر گوشہ اس عظیم ذمہ داری کی تیاری تھا جو چالیس برس کی عمر میں غارِ حرا میں آپ کے سپرد کی جانے والی تھی۔

منتخب مصادر و مراجع

1. صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ
2. صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ و کتاب بدء الوحی
3. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مولد رسول اللہ ﷺ
4. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ذکر مولد النبی ﷺ
5. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 نبی کریم ﷺ کا نسب اور خاندانی پس منظر کیا تھا؟

رسول اللہ ﷺ قریش کے معزز خاندان بنی ہاشم سے تعلق رکھتے تھے، جسے مکہ کے تمام قبائل میں خاص عزت و احترام حاصل تھا۔ آپ کا نسب عدنان کے واسطے سے حضرت اسماعیلؑ تک پہنچایا جاتا ہے، جبکہ اس سے اوپر کی تفصیلات میں سیرت نگار عموماً احتیاط برتتے ہیں کیونکہ وہ روایات اتنی مستند نہیں سمجھی جاتیں۔ خاندانی شرافت نے آپ کی دعوت کو ایک اضافی اخلاقی وزن اور معاشرتی قبولیت ضرور عطا کی، مگر قرآن مجید نے بار بار یہ اصول واضح کیا کہ اصل فضیلت خاندان یا نسب کی بنیاد پر نہیں بلکہ تقویٰ اور نیک عمل کی بنیاد پر متعین ہوتی ہے، تاکہ نبوت کو محض دنیاوی اعزاز کا معاملہ نہ سمجھا جائے۔

2 نبی کریم ﷺ کی ولادت اور ابتدائی زندگی کے صدمات کیا تھے؟

آپ ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے قریب ہوئی، اگرچہ صحیح ماہ اور تاریخ کے بارے میں اہلِ سیر کے مابین کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا، جس کے باعث زندگی کا آغاز ہی یتیمی کی آزمائش سے ہوا۔ اس کے بعد چھ برس کی عمر میں والدہ آمنہ، اور تقریباً آٹھ برس کی عمر میں دادا عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔ ان پے درپے صدموں نے کم عمری ہی میں آپ ﷺ کے اندر صبر، خود انحصاری اور کمزوروں کے دکھ کا گہرا احساس پیدا کیا، جو بعد کی زندگی میں آپ کی رحم دلی کی بنیاد بنا۔

3 رضاعت اور صحرائی زندگی نے نبی کریم ﷺ کی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

عرب روایت کے مطابق آپ ﷺ نے بنو سعد قبیلے میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں رضاعت پائی، جو اس دور کے مکی رواج کے عین مطابق تھا۔ صحرا کی پاکیزہ فضا، فصیح و بلیغ زبان اور سادہ زندگی نے آپ کی جسمانی نشوونما اور لسانی تربیت دونوں میں نمایاں کردار ادا کیا، اور یہی وجہ ہے کہ بعد میں آپ کی گفتگو کی فصاحت پورے عرب میں مثالی سمجھی جاتی تھی۔ اس رضاعی تعلق کے ساتھ آپ ﷺ نے زندگی بھر وفا اور حسنِ سلوک کا اعلیٰ معیار برقرار رکھا، اور کئی مواقع پر اپنے رضاعی رشتہ داروں کے ساتھ خصوصی شفقت کا اظہار فرمایا، جو آپ کی وفاداری کی گہری فطری صفت کو ظاہر کرتا ہے۔

4 چچا ابو طالب کی کفالت کی سیرت کے مطالعے میں کیا اہمیت ہے؟

دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کی کفالت کی ذمہ داری چچا ابو طالب نے سنبھالی، جنھوں نے محبت اور خلوص سے یہ فریضہ نبھایا۔ اگرچہ ابو طالب کے پاس معاشی فراخی نہیں تھی، مگر آپ ﷺ کو مکمل خاندانی تحفظ اور شفقت حاصل رہی، جس نے آپ کی نشوونما کو محفوظ بنایا۔ خاص طور پر قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ابو طالب نے ایمان قبول نہ کرنے کے باوجود، بعد کی زندگی میں قریش کی سخت مخالفت کے مقابلے میں اپنے بھتیجے کو قبائلی حمایت اور تحفظ فراہم کیا۔ یہ حمایت نبوی دعوت کے ابتدائی اور نازک ترین دور میں نہایت اہم ثابت ہوئی اور مکی مخالفت کے دباؤ کو کسی حد تک کم کیا۔

5 محنت اور تجارت نے نبی کریم ﷺ کی شخصیت پر کیا اثر ڈالا؟

جوانی کی طرف بڑھتے ہوئے آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں، جس سے صبر، نگہداشت اور ذمہ داری جیسی صفات پروان چڑھیں، اور محنت کی عزت کو عملی طور پر ثابت کیا۔ بعد ازاں تجارتی سفروں میں شرکت سے آپ نے معاملہ فہمی، دیانت داری اور انسانی مزاج کی گہری سمجھ حاصل کی۔ اپنی سچائی، وعدے کی پاسداری اور پاکیزہ کردار کی بنا پر اہلِ مکہ آپ کو الصادق یعنی سچا اور الامین یعنی امانت دار جیسے القاب سے یاد کرتے تھے۔ یہ شہرت کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ برسوں کے مسلسل، بے داغ اور قابلِ اعتماد طرزِ عمل کی پیداوار تھی جس نے آپ کو پورے مکہ میں ممتاز کر دیا۔

6 حلف الفضول کیا تھا اور اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے؟

حلف الفضول مکہ میں طے پانے والا ایک معاہدہ تھا جس کا مقصد مظلوم کو اس کا حق دلانا اور طاقتور قبائل کی زیادتیوں کو روکنا تھا، اور اس میں مکہ کے کئی معزز قبائل نے شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس معاہدے میں بھرپور شرکت کی اور بعد از نبوت بھی اسے قدر کی نگاہ سے یاد فرمایا، بلکہ فرمایا کہ اگر آج بھی مجھے اس جیسے معاہدے کی طرف بلایا جائے تو میں ضرور شریک ہوں گا۔ یہ واقعہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسلام خیر اور عدل کے لیے کی جانے والی ہر جائز اجتماعی کوشش کو تسلیم کرتا ہے، چاہے وہ نبوت سے پہلے ہی انجام دی گئی ہو۔

7 حضرت خدیجہؓ سے نکاح کی علمی اور عملی اہمیت کیا ہے؟

تجارتی معاملات میں آپ ﷺ کی دیانت اور امانت سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے پہلے آپ کو اپنا تجارتی سامان لے کر شام جانے کی دعوت دی، اور بعد میں خود نکاح کی پیش کش کی۔ یہ نکاح محبت، اعتماد، وفاداری اور باہمی احترام کا ایک مثالی رشتہ ثابت ہوا، اور دونوں کے درمیان قائم ہونے والا گہرا تعلق زندگی بھر برقرار رہا۔ آغازِ وحی کے نہایت نازک اور اضطراب انگیز مرحلے میں حضرت خدیجہؓ ہی سب سے پہلی ہستی تھیں جنھوں نے آپ ﷺ کو تسلی دی، حوصلہ بڑھایا اور آپ کی نبوت کی دلی تصدیق کی، جو اس مقدس رشتے کی گہرائی اور روحانی اہمیت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔

8 حجرِ اسود کے نصب کے واقعے سے نبی کریم ﷺ کی کون سی خصوصیت ظاہر ہوتی ہے؟

نبوت سے کچھ عرصہ پہلے، جب قریش نے کعبہ کی تعمیرِ نو کی تو حجرِ اسود کو اس کی جگہ نصب کرنے پر مختلف قبائل کے درمیان شدید نزاع پیدا ہو گیا اور معاملہ تلوار اٹھانے تک جا پہنچا۔ اس نازک موقع پر آپ ﷺ نے ایک حکیمانہ حل پیش کیا: حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھوا کر تمام قبائل کے سرداروں کو چادر کے کونے تھامنے کی دعوت دی، تاکہ سب مل کر اسے اٹھائیں، اور پھر آپ نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے اس کی جگہ رکھ دیا۔ اس فیصلے نے آپ کی غیر معمولی حکمت، غیر جانب داری اور نزاعات حل کرنے کی صلاحیت کو پوری طرح آشکار کر دیا۔

9 ولادتِ نبوی ﷺ کی تاریخ بیان کرتے وقت کیا علمی احتیاط ضروری ہے؟

آپ ﷺ کی ولادت مکہ میں عام الفیل کے قریب ہونا ایک معروف اور نسبتاً مضبوط تاریخی بات ہے، جسے اکثر سیرت نگاروں نے تسلیم کیا ہے۔ لیکن ولادت کے مہینے اور دن کی متعین تاریخ کے بارے میں اہلِ سیر کے اقوال میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، اور بعض روایات مختلف تاریخیں بیان کرتی ہیں۔ اسی لیے کسی ایک تاریخ کو بلا اختلاف اور قطعی حقیقت کے طور پر پیش کرنا علمی احتیاط کے منافی ہے۔ ایک اچھے اور دیانت دار امتحانی یا علمی جواب میں معروف اور اکثریتی قول کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس اختلاف کی طرف بھی مختصر اشارہ کر دینا چاہیے، کیونکہ یہی طرزِ عمل علمی دیانت کا حقیقی تقاضا ہے۔

10 قبل از نبوت زندگی نے آئندہ نبوی ذمہ داری کے لیے کیا تیاری فراہم کی؟

قبل از نبوت زندگی کا ہر مرحلہ درحقیقت آنے والی عظیم ذمہ داری کی خاموش تیاری تھا۔ یتیمی نے کمزور اور بے سہارا انسان کے دکھ سے عملی واقفیت بخشی، بکریاں چرانے نے صبر اور نگہداشت جیسی صفات پیدا کیں، تجارت نے معاملات کی باریکیوں اور انسانی مزاج کی گہری سمجھ عطا کی، حلف الفضول نے عدل کی اجتماعی اہمیت کو واضح کیا اور حجرِ اسود کے فیصلے نے تنازعات حل کرنے کی حکمت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ یہ تمام اوصاف جو بظاہر الگ الگ واقعات کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں، دراصل ایک ہی تربیتی سلسلے کی کڑیاں تھے جو بعثت کے بعد دعوت، قیادت اور معاشرتی اصلاح کے میدان میں کہیں زیادہ نمایاں انداز میں ظاہر ہوئیں۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 نبی کریم ﷺ نے اپنے شرفِ نسب کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

- الف اللہ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا
- ب اللہ نے تمام قبائل کو یکساں حیثیت دی
- ج نسب کی کوئی اہمیت نہیں
- د آپ ﷺ نے اپنے نسب کا کبھی ذکر نہیں کیا

وضاحت: صحیح مسلم کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے اپنے نسب کے تدریجی انتخاب کا ذکر انہی الفاظ میں فرمایا۔

2 نبی کریم ﷺ کے نسب کے تدریجی انتخاب کی حدیث سے کیا سبق ملتا ہے؟

- الف نبوت کے لیے انتخاب اتفاقی نہیں بلکہ ایک بامعنی اور تدریجی عمل تھا
- ب نسب کی کوئی حیثیت نہیں تھی
- ج یہ انتخاب مکمل طور پر بے ترتیب تھا
- د اس حدیث کا کوئی خاص مفہوم نہیں

وضاحت: یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نبوت کے لیے انتخاب محض اتفاقی امر نہیں تھا بلکہ ایک تدریجی اور بامعنی انتخاب کا نتیجہ تھا۔

3 رسول اللہ ﷺ کس قبائلی خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟

- الف بنی ہاشم
- ب بنی امیہ
- ج بنی مخزوم
- د بنی عدی

وضاحت: رسول اللہ ﷺ قریش کے معزز خاندان بنی ہاشم سے تعلق رکھتے تھے، جسے مکہ میں خاص عزت حاصل تھی۔

4 نبی کریم ﷺ کا نسب کس ہستی کے ذریعے حضرت اسماعیلؑ تک پہنچایا جاتا ہے؟

- الف عدنان
- ب قحطان
- ج کنانہ کے بعد کسی نامعلوم شخص
- د صرف قریش کے نام سے

وضاحت: آپ ﷺ کا نسب عدنان کے واسطے سے حضرت اسماعیلؑ تک پہنچایا جاتا ہے، جبکہ اس سے اوپر کی تفصیل میں احتیاط برتی جاتی ہے۔

5 قرآن مجید کے مطابق اصل فضیلت کس چیز پر منحصر ہے؟

- الف نسب اور خاندان پر
- ب تقویٰ اور عمل پر
- ج مالی حیثیت پر
- د قبائلی طاقت پر

وضاحت: قرآن مجید نے واضح کیا کہ اصل فضیلت نسب کی بجائے تقویٰ اور نیک عمل کی بنیاد پر متعین ہوتی ہے۔

6 نبی کریم ﷺ کی ولادت کس واقعے کے قریب ہوئی؟

- الف عام الفیل
- ب غزوۂ بدر
- ج فتح مکہ
- د صلح حدیبیہ

وضاحت: آپ ﷺ کی ولادت مکہ میں عام الفیل کے قریب ہوئی، یعنی اس سال جب ابرہہ نے کعبہ پر حملے کی کوشش کی تھی۔

7 نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے پہلے کس کا انتقال ہو چکا تھا؟

- الف دادا عبدالمطلب کا
- ب والد حضرت عبداللہ کا
- ج والدہ آمنہ کا
- د چچا ابوطالب کا

وضاحت: آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔

8 چھ برس کی عمر میں نبی کریم ﷺ کو کس کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا؟

الف داداعبدالمطلب کی
ب والدہ آمنہ کی
ج چچاابوطالب کی
د حضرت خدیجہؓ

وضاحت: چھ برس کی عمر میں آپ ﷺ کی والدہ آمنہ کا انتقال ہوا، جبکہ آٹھ برس کی عمر میں دادا عبدالمطلب کی وفات ہوئی۔

9 ولادتِ نبوی ﷺ کی تاریخ کے بارے میں علمی احتیاط کیوں ضروری ہے؟

الف کیونکہ ولادت کا سال ہی نامعلوم ہے
ب کیونکہ مہینے اور دن کی تاریخ میں اہلِ سیر کے اقوال مختلف ہیں
ج کیونکہ ولادت کا مقام غیر واضح ہے
د کیونکہ اس واقعے کا کوئی ماخذ موجود نہیں

وضاحت: ولادت کا سال عام الفیل کے قریب ہونا معروف ہے، مگر مہینے اور دن کی متعین تاریخ کے بارے میں اہلِ سیر کے اقوال مختلف ہیں۔

10 عرب روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے رضاعت کس کے ہاں پائی؟

الف حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں
ب حضرت خدیجہؓ کے ہاں
ج حضرت آمنہ کے ہاں
د ام ایمنؓ کے ہاں

وضاحت: آپ ﷺ نے بنو سعد قبیلے میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں رضاعت پائی، جو اس دور کے مکی رواج کے مطابق تھا۔

11 صحرائی ماحول نے نبی کریم ﷺ کی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

الف صرف جسمانی طاقت میں اضافہ کیا
ب جسمانی نشوونما اور لسانی فصاحت میں مدد دی
ج کوئی خاص کردار ادا نہیں کیا
د صرف تجارتی مہارت پیدا کی

وضاحت: صحرا کی پاکیزہ فضا، فصیح زبان اور سادہ زندگی نے آپ ﷺ کی جسمانی نشوونما اور لسانی تربیت دونوں میں کردار ادا کیا۔

12 دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی کفالت کس نے کی؟

الف چچا ابوطالب نے
ب چچا حمزہؓ نے
ج حضرت خدیجہؓ نے
د حضرت حلیمہ سعدیہ نے

وضاحت: دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد چچا ابو طالب نے محبت اور ذمہ داری سے آپ ﷺ کی کفالت کی۔

13 ابوطالب نے ایمان قبول نہ کرنے کے باوجود کیا کیا؟

الف نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی
ب قریش کے مقابلے میں قبائلی حمایت فراہم کی
ج دعوت کو روکنے کی کوشش کی
د مکہ سے ہجرت کر گئے

وضاحت: ابو طالب نے ایمان قبول نہ کرنے کے باوجود قریش کی مخالفت کے مقابلے میں اپنے بھتیجے کو قبائلی حمایت اور تحفظ فراہم کیا۔

14 نبی کریم ﷺ کو جوانی میں کن القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

الف الصادق اور الامین
ب الفاروق اور الصدیق
ج النجیب اور الکریم
د الحلیم اور الرحیم

وضاحت: دیانت اور وعدے کی پابندی کے باعث اہلِ مکہ آپ ﷺ کو الصادق (سچا) اور الامین (امانت دار) کہا کرتے تھے۔

15 جوانی میں بکریاں چرانے کے تجربے نے نبی کریم ﷺ میں کون سی صفات پروان چڑھائیں؟

الف صبر اور نگہداشت جیسی صفات
ب صرف مالی منفعت
ج صرف جسمانی طاقت
د صرف تجارتی مہارت

وضاحت: بکریاں چرانے سے صبر اور نگہداشت جیسی صفات پروان چڑھیں اور محنت کی عزت عملی طور پر ثابت ہوئی۔

16 تجارتی سفروں میں شرکت نے نبی کریم ﷺ کو کیا حاصل کرنے میں مدد دی؟

الف معاملہ فہمی اور انسانی مزاج کی گہری سمجھ
ب صرف مالی منافع
ج صرف زبان کی مہارت
د صرف جغرافیائی معلومات

وضاحت: تجارتی سفروں میں شرکت سے آپ ﷺ نے معاملہ فہمی اور انسانی مزاج کی گہری سمجھ حاصل کی۔

17 حلف الفضول کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

- الف تجارتی منافع میں اضافہ
- **ب مظلوم کو حق دلانا**
- ج قبائلی جنگ کا آغاز کرنا
- د بت پرستی کو فروغ دینا

وضاحت: حلف الفضول مکہ میں مظلوم کا حق دلانے اور طاقتور قبائل کی زیادتی روکنے کے لیے قائم کیا گیا معاہدہ تھا۔

18 نبی کریم ﷺ نے حلف الفضول میں اپنی شرکت کو بعد از نبوت کیسے یاد کیا؟

- الف اسے غیر ضروری قرار دیا
- **ب اسے قدر کی نگاہ سے یاد کیا**
- ج اس کا کبھی ذکر نہیں کیا
- د اسے کالعدم قرار دیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے حلف الفضول میں اپنی شرکت کو بعد از نبوت بھی قدر کی نگاہ سے یاد کیا اور اس کی تحسین فرمائی۔

19 حضرت خدیجہؓ نے نبی کریم ﷺ سے نکاح کی پیش کش کیوں کی؟

- **الف آپ کی تجارتی دیانت سے متاثر ہو کر**
- ب سیاسی مصلحت کی بنا پر
- ج خاندانی دباؤ کی وجہ سے
- د مالی فائدے کی خاطر

وضاحت: آپ ﷺ کی تجارتی دیانت اور امانت داری سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے نکاح کی پیش کش کی۔

20 آغاز وحی کے نازک مرحلے میں سب سے پہلے کس نے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی؟

- الف حضرت ابو بکرؓ نے
- **ب حضرت خدیجہؓ نے**
- ج حضرت علیؓ نے
- د ورقہ بن نوفل نے

وضاحت: آغاز وحی کے نازک مرحلے میں حضرت خدیجہؓ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو تسلی دی اور نبوت کی تصدیق کی۔

21 قریش کی تعمیر کعبہ کے دوران کس مسئلے پر نزاع پیدا ہوا؟

- **الف حجر اسود نصب کرنے پر**
- ب تعمیر کے اخراجات پر
- ج کعبہ کے دروازے کی سمت پر
- د تعمیر کے وقت پر

وضاحت: قریش کی تعمیر کعبہ کے دوران حجر اسود کو نصب کرنے کے حق پر مختلف قبائل کے درمیان شدید نزاع پیدا ہو گیا۔

22 نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کے تنازعے کا کیا حل پیش کیا؟

- **الف چادر میں رکھوا کر سرداروں سے مشترکہ طور پر اٹھوایا**
- ب قرعہ اندازی کروائی
- ج تنازعے کو نظر انداز کر دیا
- د جنگ کی اجازت دے دی

وضاحت: آپ ﷺ نے حجر اسود کو چادر میں رکھوا کر تمام قبائل کے سرداروں کو مشترکہ طور پر اٹھانے کا حکیمانہ حل پیش کیا۔

23 حجر اسود کے فیصلے سے نبی کریم ﷺ کی کون سی صفت ظاہر ہوتی ہے؟

- **الف غیر جانب داری اور حکمت**
- ب صرف جسمانی طاقت
- ج صرف مالی فیاضی
- د صرف شاعرانہ صلاحیت

وضاحت: اس فیصلے نے آپ کی غیر معمولی حکمت، غیر جانب داری اور نزاعات حل کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کیا۔

24 قبل از نبوت زندگی کے واقعات کو مجموعی طور پر کس نظر سے دیکھا جانا چاہیے؟

- الف بے ربط اور غیر متعلق واقعات کے طور پر
- **ب نبوی ذمہ داری کی تدریجی تیاری کے طور پر**
- ج محض تاریخی تفصیل کے طور پر
- د صرف قبائلی رسم و رواج کے طور پر

وضاحت: قبل از نبوت زندگی کے واقعات دراصل ایک ہی تربیتی سلسلے کی کڑیاں تھے جو آئندہ نبوی ذمہ داری کی تیاری ثابت ہوئے۔

25 درج ذیل میں سے کون سا بیان خاندانی شرافت اور دینی فضیلت کے تعلق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- **الف خاندانی شرافت نے دعوت کو اخلاقی وزن دیا مگر اصل فضیلت تقویٰ اور عمل پر مبنی ہے**
- ب خاندانی شرافت ہی اصل فضیلت کا واحد معیار ہے
- ج نسب کا سیرت کے مطالعے سے کوئی تعلق نہیں
- د تقویٰ کی کوئی اہمیت نہیں

وضاحت: مضمون کے مطابق خاندانی شرافت نے دعوت کو اخلاقی وزن اور قبولیت عطا کی، لیکن قرآن نے واضح کیا کہ اصل فضیلت تقویٰ اور عمل پر مبنی ہوتی ہے۔

26 نبی کریم ﷺ کی پے در پے یتیمی اور صدمات نے کم عمری میں آپ کے اندر کیا پیدا کیا؟

الف صبر، خود انحصاری اور کمزوروں کے دکھ کا گہرا احساس

ب بے صبری اور غصہ

ج تجارتی حرص

د سماجی تنہائی کا خوف

وضاحت: پے در پے صدموں نے کم عمری ہی میں آپ ﷺ کے اندر صبر، خود انحصاری اور یتیموں کے دکھ کا گہرا احساس پیدا کر دیا۔

27 ابوطالب کی کفالت اور حلف الفضول میں شرکت دونوں واقعات مل کر کیا ظاہر کرتے ہیں؟

الف نبی کریم ﷺ کو ابتدا ہی سے خاندانی تحفظ اور معاشرتی عدل کی قدر سے آشنائی حاصل تھی

ب ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں

ج یہ دونوں واقعات غیر اہم تھے

د یہ دونوں واقعات صرف مالی نوعیت کے تھے

وضاحت: ابو طالب کی کفالت نے خاندانی تحفظ فراہم کیا جبکہ حلف الفضول میں شرکت نے عدل کی اجتماعی اہمیت سے آشنا کیا، دونوں مل کر تربیتی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

28 حضرت خدیجہؓ کا کردار آغازِ وحی کے موقع پر کیوں خاص اہمیت رکھتا ہے؟

الف وہ سب سے پہلے تسلی دینے اور نبوت کی تصدیق کرنے والی ہستی تھیں

ب انہوں نے وحی کے واقعے کو غیر اہم قرار دیا

ج انہوں نے نبوت کی تصدیق سے انکار کیا

د ان کا اس واقعے سے کوئی تعلق نہیں تھا

وضاحت: آغازِ وحی کے نازک مرحلے میں حضرت خدیجہؓ ہی سب سے پہلے تھیں جنہوں نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور نبوت کی تصدیق کی۔

29 حجر اسود کے تنازعے کے حل سے متعلق کون سا بیان سب سے درست ہے؟

الف نبی کریم ﷺ کے فیصلے نے تمام قبائل کو مطمئن کرتے ہوئے تنازعے کو پرامن طریقے سے حل کیا

ب اس فیصلے نے تنازعے کو مزید بڑھایا

ج کسی قبیلے نے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا

د یہ فیصلہ طاقت کے زور پر مسلط کیا گیا

وضاحت: چادر کے ذریعے تمام سرداروں کو شریک کرنے کے فیصلے نے تنازعے کو پرامن اور منصفانہ طریقے سے حل کیا اور آپ کی حکمت کو ظاہر کیا۔

30 مضمون کے آخر میں قبل از نبوت زندگی کے واقعات کو کس تربیتی سلسلے کی کڑیاں قرار دیا گیا ہے؟

الف یتیمی سے لے کر حجر اسود کے فیصلے تک کے واقعات جو نبوی ذمہ داری کی تیاری تھے

ب یہ واقعات بے ترتیب اور غیر متعلق تھے

ج صرف تجارتی واقعات کو اہمیت دی گئی

د صرف رضاعت کے واقعے کو اہم قرار دیا گیا

وضاحت: یتیمی، رضاعت، کفالت، تجارت، حلف الفضول اور حجر اسود کے فیصلے تک کے تمام واقعات ایک ہی تربیتی سلسلے کی کڑیاں تھے جو چالیس برس کی عمر میں سونپی جانے والی عظیم ذمہ داری کی تیاری ثابت ہوئے۔